

المختصر المفيد للمسلم الجديد  
- أردو -



# نو مسلموں کے لیے مختصر اور مفید معلومات

تالیف

محمد الشهري



Islamhouse.com



المحتوى الإسلامي

# نومسلمونكے لیے مختصرا ور مفید معلومات

تالیف

محمد الشہری

1441 - 2020

## شركاء التنفيذ:



المحتوى الإسلامي



رواد الترجمة



جمعية الربوة



دار الإسلام

يتاح طباعة هذا الإصدار ونشره بأي وسيلة مع  
الالتزام بالإشارة إلى المصدر وعدم التغيير في النص.



Telephone: +966114454900



ceo@rabwah.sa



P.O.BOX: 29465



RIYADH: 11557



www.islamhouse.com



شر و عکر تابو نالہکے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحیم کرنے والا ہے

## مقدمہ

بے شک ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، ساتھ ہی ہم اپنے نفسوں کے تمام شر و اور اپنے اعمال کی تمام ایرائی و نسیے اللہ کی بنا پر طلب کرتے

'ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے، اسے کوئی گمراہی اور الائنہ اور جسے وہ گمراہی دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں مینگو اہدیت تابو نکہا اللہ کے علاوہ کوئی اور حق معبود نہیں، وہ ہتھیار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مینا سب اکیس ہی گواہدیت تابو نکہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

امابعد:

اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو اپنی بہت ساری چیزیں تو فضیلت بخش دی ہے، ارشاد باری ہے

{وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ}

"یقیناً ہم نے اولاد آدم کو بڑی چیزیں دی ہیں" [الإسراء 70]

اسامت کو مزید عزت بخشتے ہوئے اپنے افضل تر بنی محمد ﷺ کو رسول بنا کر ان کی جان بھیجا، اپنی سب سے اچھی کتاب قرآن مجید ان کو عطا کیا اور ان کے لئے سب سے عظیم مذہب یعنی اسلام کو پسند کیا، ارشاد مبارک تعالیٰ ہے:

{كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ ءَامَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِّنْهُمْ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ۝۱۱۰}

"تم بہتر نیا تم ہو، جو لوگوں کے لیے بھیجا دی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو، اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے، تو ان کے لیے بہتر تھا، امید نیا مانو الے بھدیں، لیکن اکثر تو فاسق ہیں" [العمران 110]

انسان پر اللہ کی ایک بہتر نعمت ہے کہ ہوسے اسلام کی رہنمائی اور اس پر مضبوطی سے جمے رہنے اور اس کے احکام و شرائع پر عمل کرنے کی توفیق دے، یہ کتاب حکم کے اعتبار سے چھوٹی ہے، لیکن مضمون کے اعتبار سے بڑی ہے، اس کتاب میں ایسی باتیں ذکر کی گئی ہیں، جن کا سیکھنا ہر نئے ہدا یافتہ شخص کے لیے ضروری ہے، اس کتاب میں دنیا اسلام کی بنیاد دیا تو نکو مختصر اسلوب میں وضاحت سے لکھا گیا ہے، جب ایک آدمی ان باتوں کو سمجھے گا اور ان کے تقاضوں پر عمل کرے گا، تو وہ اپنے رب، اپنے نبی محمد ﷺ اور اپنے دین کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی جستجو میں رہے گا، نتیجتاً وہ



پورے بصیرت کے ساتھ اللہ کی بندگی کرے گا، اپنے دل کے اطمینان کا سامان کر لے گا اور عبادتوں و اتبا عسنت کے ذریعہ اللہ کا قرعہ حاصل کرتے ہوئے اپنے ایمان میں اضافہ کرے گا۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ہر کلمہ میں ہر کت عطا فرمائے، اسے اسلام اور مسلمانوں کے لیے فائدہ مند بنائے، اس عمل کو خالص اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائے اور تمام مسلمانوں کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

و صلنا اللہو سلم علن نبینا محمد و عل آلہو صحبہ اجمعین۔

محمد بن الشیبہ الشہری

2 / 11 / 1441ھ

## میرا رب اللہ ہے

اللہ تعالیٰ کا کافر مانہے :

{يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۲۱}

”اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا، یہ تمہارا بچاؤ ہے“ [البقرة 21] اللہ تعالیٰ کا کافر مانہے :

{هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ}

”وہی اللہ ہے، جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔“ [الحشر 22] : اللہ تعالیٰ کا کافر مانہے :

{لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ}

” اس جیسی کوئی چیز نہیں، اور وہ سننے اور دیکھنے والا ہے [الشوریٰ 11]

اللہ تعالیٰ میرا اور تمام چیزوں کا رب ہے، وہ بہر چیز کا مالک، راز قاور مدبر ہے۔

و بیہ تنہا عبادت کا مستحق ہے، اس کے سوا کوئی سچا رب نہیں اور اس کے سوا کوئی معبود دبر حق نہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام اسمائے حسنیٰ (اچھے ناموں) کے

سے موسیٰ اور صفا تعالیٰ سے متصف ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے خود اپنی کتاب میں اپنے لیے اور اپنے نبی محمد ﷺ کے زبانی ثابت کیا ہے، یہاں سے ناموں صفا تہین جو حسن و خوبی اور کمال کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں، اللہ کے جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سننے، دیکھنے والا ہے۔



اللہ تعالیٰ کے بعض اسمائے حسنی:

الرِّزَاقُ، الرَّحْمَنُ، الْقَدِيرُ، الْمَلِكُ، السَّمِيعُ، السَّلَامُ، الْبَصِيرُ، الْوَكِيلُ، الْخَالِقُ، اللَّطِيفُ، الْكَافِي، الْغُفُورُ۔

الرِّزَاقُ) : بہت زیادہ روز دینے والا :  
وہ جس نے بندوں کو روز دینے کا ذمہ لے رکھا ہے، جو ان کے جسمانی اور روحانی نشوونما کے لیے بے حد ضرور ہے۔

الرَّحْمَنُ : لا محدود اور بے پناہ رحمتوں والا جس کی رحمت کے دائرے سے کوئی چیز باہر نہیں۔

الْقَدِيرُ) : قدر تو والا :  
وہ ذات جو کامل قدر تکمیل کہے اور اسکے اندر بے بسیاں و سستی کا شائبہ تک نہیں ہے۔

الْمَلِكُ) بادشاہ :  
جو عظمت، غالب اور تدبیر کی صفات سے متصف ہے، تمام چیزوں کا مالک اور انہیں متصرف کرنے والا ہے۔

السَّمِيعُ) سنانے والا : (وہ جو تمام سر جوہر یعنی جانے والی چیزوں کو سنتا ہے۔  
السَّلَامُ : وہ ذات جو ہر نقص، کمی اور عیب سے پاک ہو۔

الْبَصِيرُ) دیکھنے والا :  
وہ ذات جس کے دیکھنے کے دائرے سے کوئی چیز باہر نہیں جو ہر چھوٹی چیز کو دیکھ رہا ہے، اس کی خبر رکھتی ہے اور اس کی اندر و نیابتوں سے واقف ہو۔

الْوَكِيلُ) کارساز :  
مخلوقات کی روزی کا کفیل، ان کے مصالح کو دیکھنے والا، ساتھ ہی اپنے اولیا کا حامی و ناصر بن کر ان کے لیے آسانیوں کی راہ ہموار کرنے والا، اور سارے معاملوں میں ان کی طرف سے کافی ہونے والا۔

الْخَالِقُ) پیدا کرنے والا : (وہ ذات جس نے کسی نمونے کے بنا چیزوں کو جو بدخشاہ ہے۔

اللَّطِيفُ) باریک بین :  
وہ لطیف ذات جو اپنے بندوں کا اگر امر کرتی ہے، ان پر رحم کرتا اور ان کی مراد میں پورے کر دیتا ہے۔

الْكَافِي) کافی :  
وہ جو بندوں کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کافی ہے اور جس کی مدد کے بعد کسی اور کے بارے کی ضرورت نہیں رہتی اور جس کا ساتھ ملنے کے بعد دوسروں سے بے نیاز یا حاصل ہو جاتا ہے۔



العَفُور) بخشنے والا :

وہذا تجو اپنے بندوں کو انکے گناہوں کے شر سے بچاتی ہے اور اسپر انہینسز انہیندیتی۔

ایک مسلمان اس کا نامینا اللہ تعالیٰ کی عجیبو غریب کار یگر یاور اس کی جانب سے فراہم کر دہسہو لیا تپ ر غور و فکر کر تا ہے، و بدیکہتا ہے کہ ہندیامینسار ی مخلوقات اپنے بچوں کا خاص خیال رکھتی ہیں اور انکے بڑے ہونے تک انہیں کھلانے پلانے اور انکی دیکھ بھال پر پوریتو جہصر فکر تپہیں، و ہذا تکنتیپاکہ ہے جسنے ان مخلوقات کو پیدا کیا ہے اور انکے ساتھ طفر کر مکار تاؤ کیا ہے جسکی ایک ادنیسی جھلکیہ ہے کہ مخلوقات کے لیے انکے مکمل ضعف کے وقت انکی دیکھ بھال اور پرورش پر داختر کا انتظام کر دی ا۔

## میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ}

"تمہارے پاس ایک ایسے رسول نشریف لائے ہیں، جو تمہارے جنس سے ہیں، جنکو تمہارے مضر تک یشقیقا اور مہربانہیں۔" [سورتوبہ 128] ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ}

" اور ہمنے آپکو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجاہ [سور بالانبیاء 107]

محمد صلی اللہ علیہ وسلمسراپار حمتتھے اور بطور تحفہ عطا ہوئے تھے۔

آپ کا نام محمد بن عبد اللہ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم -

آپنیو ناور رسولوں کے سلسلے کی آخریکڑ تھے، اللہ نے آپکو مذہب اسلام کے ساتھ پوریا نسانیت کیج انبھیجاتھا، تاکہ لوگوں کو پر خیر کی طرف بنمائیکر یجنمیں سب سے عظیم تو حید ہے اور انہینہر شر سے روکیجنمیں سب سے عظیم شر کہے۔

آپ ﷺ کے حکم کے تعمیل کرنا، آپکی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کرنا، آپکی منعمکیوئی باتوں سے اجتناب کرنا اور صر ف آپکے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اللہ کی عبادت کرنا ضرور ہے۔

آپکا اور آپسے پہلے کے تمام نبیوں کا مشنتھا، اللہو حد بلاشریک لکھ کی عبادت کی عودتینا۔

آپکے کچھ اوصاف سطر ہیں:



سچائی، رحمت، بردباری، صبر، شجاعت، سخاوت، حسناخلاق، عدلو انصاف، تواضع اور درگزر کرنا۔

## قرآن کریم میرے رب کا کلام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{يا أيها الناس قد جاءكم برهان من ربكم وأنزلنا إليكم نورًا مبينًا}

" اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سند اور دلیل پھینچیا اور ہم نے تمہارا جان بوجھ اور صاف طور اتار دیا ہے " [ سورة النساء 174 ]

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتار اتھا کہ لوگوں کو تار یکسو کرنے اور شنیکی جانبلے اُتینا اور انہیں سیدھیرا ہدکھا دیں۔

اسے پڑھنے والے کو بڑا اجر و ثواب ملتا ہے اور اسکے بتائے ہوئے راہ ہدایت پر عمل کرنے والوں پر اصل سچائی کبیرا ہیرا گامز ہے۔

## ابمیں اسلام کے ارکان سیکھتا ہوں

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

"اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر رکھی گئی ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیتا اللہ کا حکرنا۔"

ارکان اسلام میں عبادتیں پنجوں پر مسلمان پر لازم ہیں، انکے وجود کا عقیدہ رکھے اور ان پر عمل کرے بنیاد میں انسان کا اسلام صحیح نہیں ہو سکتا، کیونکہ اسلام کی عمارت انہیں ستونوں پر کھڑی ہے، اس میں اگر انہیں ارکان اسلام کا نام بھی دیا گیا ہے۔

یہ پانچ ارکان اسطر ہیں:

پہلا رکن: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ}





"جانلو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود دیرِ حق نہیں" [محمد 19] ایک اور جگہ سکا فرما ہے:

{لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ }

"تمہارے پاس ایک ایسے رسولِ تشریف لائے ہیں، جو تمہارا جنس سے ہیں، جن کو تمہارا بضررت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے، جو تمہارا بضررت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں، ایمان والوں کے ساتھ بڑے پیش رفتور مہربان ہیں۔" [التوبة 128]

اللہ کے علاوہ کسی اور کے معبود نہ ہونے کی گواہی دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے سوا کوئی بضررت معبود نہ ہے۔

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ کے رسول ہونے کی گواہی دینے کا مطلب یہ ہے :  
آپ کے حکم و نکتہ عمل کرنا، آپ کی بتائی ہوئی باتوں کو سچ ماننا، آپ کی منع کی ہوئی چیزوں سے دور رہنا اور آپ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہی اللہ کی عبادت کرنا۔

دوسرا رکن : نماز قائم کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ}

"اور نماز قائم کرو [البقرة 110]

نماز قائم کرنے کا عمل رو بہ عملائے گا اسے اللہ کے بتائے ہوئے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھائے ہوئے طریقے کے مطابق ادا کرنے سے۔

تیسرا رکن : زکوٰۃ دینا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{وَأْتُوا الزَّكَاةَ}

"اور زکوٰۃ دو [سورہ البقرة 110]

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اس لیے فرض کی ہے تاکہ پھانسیوں کے کھنڈے کا ایمان کتنا سچا ہے، وہ اپنے رب کی جانب سے ملنے والی نعمتوں پر اس کا کتنا شکر ادا کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی محتاجوں اور ضرورت مندوں کی مدد بھی ہو جائے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا عمل اسے مستحق لوگوں کے حوالے کرنے سے انجام پذیر ہوتا ہے۔



مالِ جِبَايِكُمْ عِنْمَقْدَارِ كُو پِهِنچائے تُو زكَاةَ اَسْمِيْنُو اَجِبُوْنُو وَا لِحَقْبُو، جَسے سَاتَطْرَحْ كُو لُو  
گُو نُو دِيَا جَائے گَا، جُنْكَ اللّٰهُ تَعَالٰيْنُو فَرَا نَكْرِيْمِيْنُ ذِكْرِيَا كِيَا هُو اور جَنْمِيْنُ فُقِيْر اور مَسْكِيْنِيْنُ بِيْدِيَا خَلْبِيْنُ۔

اسے ادا کرنا اللہ کی مخلوق پر رحمت مہربانی کی علامت، مسلمان کے اخلاق و اموال کی تہ پر کا سا  
مان، فقیر و ناور مسکینوں کے دلوں کو راضی کرنے کا ذریعہ اور مسلم سماج کے افراد کے درمیان  
حب و برائی اور بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دینے کا سبب ہے۔ بیہوشی جہے کہ ایک کمالیہ مسلمان زکاة خوشی  
و شادمانی اور اپنے اس عمل کو اپنی سعادت سمجھتا ہے، کیونکہ اس سے دوسرے لوگوں کی زندگی  
خوشیاں آتی ہیں۔

زکاة کی مقدار :

سونا، چاندی، نوٹ اور نفع کے حصول کی خاطر خرید و فروخت کے لیے تیار تجارتی سامانوں کا ڈھائی فی  
صد ہے، جب ان کی قیمت یا ایک عین مقدار کو پہنچ جائے اور ان پر پورا سال گزر جائے۔

اسی طرح ایک عین تعداد میں جو پیسے (اونٹ، گائے اور بکری )  
رکھنے والے پر بھی زکاة فرض ہے، جو بسال کا بیشتر حصہ چرگزار تھے ہوں اور ان کا مالکان کو با  
ندھ کر چار بنہ دیتے ہوں۔

اسی طرح زمین سے نکلنے والے غلوں، پھلوں، معدنیات اور خزانوں پر بھی، اگر ایک عین مقدار ک  
پہنچ جائے تو زکاة فرض ہے۔

چوتھا رکن : ماہِ مِضَانِ كُو رُو ز مَر كِهْنَا

اللّٰهُ تَعَالٰيْنُو فَرْمَا يَابُو :

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝۱۸۳}

" اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض  
کیا گیا تھا، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔" [سورہ البقرہ 183]

رمضان ہجری کیلنڈر کے سال کا نوامہ مہینہ ہے، یہ مسلمانوں کے لیے ان کی عظیم مہینہ ہے اور سال ک  
ے باقی مہینوں میں سے ایک خاص مقام حاصل ہے، اس پر مہینے کا روزہ رکھنا اسلام کے پانچ چار کا  
نہیں ہے ایک ہے۔

ماہِ مِضَانِ كُو رُو زُو نَسُو مَرَاد :

رمضان المبارک کے پورے مہینے کے دنوں میں ظہر سے غروب آفتاب تک کھانے، پینے، جماع اور  
دیگر سارے روزہ توڑ دینے والے کاموں سے بطور عبادت بچے رہنا ہے۔

پانچواں رکن : اللہ کے مقدس گھر کا حج کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

{وَاللَّهُ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْأَيْمَةِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا}

"اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طاقت فراہم کر سکتے ہوں، اس گھر کا حج کر دیا ہے۔"

[العمران 97]

حج طاقتر کہنے والے شخص پر عمر مینا یکبار فرض ہے، حج نامہ ہے معین وقت کے اندر معین عبا دونوں کو ادا کرنے کے لیے، مکہ میں واقع اللہ کے مقدس گھر اور دیگر مقدس مقامات کا زکریٰ کا۔ اللہ کے آخر نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج کیا ہے اور آپ سے پہلے کے دیگر نبیوں نے بھی حج کیا ہے، اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا تھا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کر دیں، جس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے اندر فرمایا ہے :

{وَأَنْتُمْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ}

"اور لوگوں میں حج کی منادیاں کر دے، لوگ تیرے پاس پایاد ہبھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی اور دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے۔" [سورہ الحج 27]

## ایمانیما کے ارکان سیکھتا ہوں

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا :

اللہ پر ایمان لانا، اس کے فرشتوں پر ایمان لانا، اس کی کتابوں پر ایمان لانا، اس کے رسولوں پر ایمان لانا، قیامت کے دن پر ایمان لانا اور اچھو بُریت تقدیر پر ایمان لانا۔"

ارکان ایمان سے مراد بقلیٰ عبادتہ پنجوں پر مسلمان پر لازم مہینا اور جن کا عقیدہ رکھے بغیر کسی مسلمان کے اسلام درستی نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ ان کو ارکان اسلام کہا گیا ہے۔ ان کے اور ارکان اسلام کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہر ارکان اسلام میں عبادتہ پنجوں سے انسان اپنے اعضاء جسم کے ذریعے ادا کرتا ہے، جیسے اللہ کے سچے معبود اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے رسولوں نے کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا وغیرہ، ارکان ایمان میں بقلیٰ عبادتہ پنجوں میں انسان اپنے دل سے ادا کرتا ہے، جیسے اللہ، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا۔

ایمان کا معنی و مفہوم :

ایمان نامہ ہے اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخر تکے دن اور بھی بے یقین کا دل سے قطعیت صدیق کرنے کا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لائیں ہو نیسار بیاتوں کی تابا ع کرنے کا



ور آخر میں اتنا بے گناہ و تطہیر شدہ کہ دینے کا، چنانچہ ایمان کے جذبات و نکات تعلقزبان سے ہوا ان کو زبانی سے ادا کیا جائے، جیسے لا الہ الا اللہ کا اقرار، قرآن پڑھنا، تسبیح و تہلیل اور اللہ کی حمد و ثناء وغیرہ،

اور جسم کے ظاہر یا اعضا سے عمل کیا جائے: جیسے نماز پڑھنا، حج کرنا اور روزہ رکھنا وغیرہ۔ نیز قلب سے تعلق رکھنے والے باطنی اعضا سے عمل کیا جائے، جیسے اللہ کی محبت، اس کا خوف، اس پر بھروسہ اور اس کے لیے اخلاص وغیرہ۔

ماہرین نے ایمان کی مختصر تعریف کر کے ہوئے کہا ہے کہ ایمان نامہ ہے، دلمین عقیدہ رکھنے، زبانی سے بولنے اور جسم کے اعضا سے عمل کرنے کا، جو اطاعت سے بڑھتا اور معصیت سے گھٹتا ہے۔

پہلا رکن : اللہ پر ایمان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ }

" مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر (ایمان لائیں)۔ [سورہ نور 62]

اللہ پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کو اس کے رب اور معبود ہونے اور اس کے ناموں اور صفات میں ان کی امانا جائے، اس کے اندر درج ذیلی باتیں شامل ہیں:

- اللہ پاک کے وجود پر ایمان۔

- اس کے رب ہونے اور ہر چیز کے مالک، خالق، رازق اور مدبر ہونے پر ایمان۔

-

اس کے معبود ہونے اور اکیلے اسطر حبادت کے مستحق ہونے پر ایمان کہ نماز، دعا، نذر، ذبح، فریاد، پناہ طلبی اور دیگر ساری عبادتوں میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

-

اس کے اچھے اچھے ناموں اور اوصیفات پر ایمان نہ ہونے سے اپنے لیے یا اس کے نبی کے لیے ثابت کیا ہے، اور ان ناموں اور صفات کی نفی کرنا جس سے خود اللہ نے اپنے آپ کو یا اس کے رسول نے اس کے لیے یا کفر ار دیا ہے، ساتھ ہی اس بات پر ایمان کہ اس کے سارے نام و صفات حد درجہ کمالات اور حسن کے حامل ہیں اور اللہ کے جیسی کوئی چیز نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ہونے اور دیکھنے والا ہے۔

دوسرا رکن : فرشتوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:



{الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ  
يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ}

"اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں اور اربیں، جو) ابتداءً (آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے  
والا اور دودنیتین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر) قاصد (بنانے والا ہے  
، تخلیق میں جو چاہے زیادتی کرے، اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔" [سورہ بقرہ 1]

ہمارا ایمان ہے کہ فرشتے عالم غیبی کا حصہ اور اللہ کے بندے ہیں، جنہیں اس نے نور سے پیدا کیا ہے  
اور انکی فطر تین یا پندرہ مانیر دار یوں تعلق دیتے ہیں۔

فرشتے اللہ کی ایک عظیم مخلوق ہیں جنکی قوت اور تعداد کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہے،  
ہر فرشتے کو اللہ نے کچھ خاص صاف، نام اور ذمے دار یا نذرے رکھے ہیں، ایک فرشتے کا نام جبریل ہے جس  
کے ذمے رسولوں کو اللہ کی وحی پہنچانے کا کام ہے۔

تیسرا رکن : کتابوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے مسلمانو!

{قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ  
وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ}

"تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو ہمارے پیغمبروں کو چھ چیزیں ابراہیم، ا  
سماعیل، اسحاق، یعقوب) علیہم السلام (اور انکی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے  
موسیٰ اور عیسیٰ) علیہم السلام (اور دوسرے انبیاء) علیہم السلام (دیے گئے، ہمارے لیے  
کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے، ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔" [البقرہ 136]

اس بات کی قطعیت صدیقہ ہمارے آسمانی کتابینا اللہ کا کلام ہے۔

انہیں اللہ کی جانب سے اس کے رسولوں پر اتارا گیا ہے، تاکہ اس کے بندوں کو پہنچا دیا جائے۔

اللہ نے پورے بنیو عانسانی کی جانب اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا، آپ کی شریعت کے ذ  
ریعے سابقہ ہمارے پشوریتوں کو منسوخ کر دیا، فرمایا کہ اس آسمانی کتابوں کا نگرانا نہیں گوارا اور ان  
کا اسخبنایا اور اس مقدس کتاب کو کسی بھی تبدیلی یا تخریب سے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری اپنے اوپر ل  
ے لی۔ اس کا فرمان ہے:

{إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ}

"ہے شکر ہمنے بیا سقر آنکوں نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔" [الحجر 9]

؛ اسکیو جہیہے کہقر آنبنینو عانسانیکیجانباترنے والیالہکبیاخریکتابہے، محمدصلیالہعلیہ وسلمآخریر سولہیناور اسلامقیامتکے قیامتکسارے انسانونکے لیے اللہکامنتخبکر دہمذہبہے۔ اللہ لہتعالیٰکافرمانہے۔

{ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ }

" بے شکاللہتعالیٰکے نزدیکدیناسلامہیہے "۔ [آعمران 19 ]

اللہتعالیٰنے اپنیکتابقرآنپاکمیںجنآسمانیکتابونکا ذکرکیاہے وہدرجذیلہیں:  
قرآنکریم : اسے اللہنے اپنے آخرینیمحمدصلیالہعلیہ وسلمپر اتاراہے۔

تورات : اسے اللہنے اپنے نبی موسیٰعلیہالسلامپر اتاراہے۔

انجیل : اسے اللہنے اپنے نبیعیسیٰعلیہالسلامپر اتاراہے۔

زبور : اسے اللہنے اپنے نبی داؤد علیہالسلامپر اتاراہے۔

ابراہیمکے صحیفے : انہیناللہنے اپنے نبی ابراہیمعلیہالسلامپر اتاراہے۔

چوتھارکن : رسولونپر ایمانلانا

اللہتعالیٰنے فرمایاہے:

{وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ}

" ہمنے ہر امتمیںرسولبھیجاکہ (لوگو! صرفاللہکیعبادتکرو اور اسکے سواتما  
معبودونسے بچو۔) " [سورہالنحل 36 ]

رسولونپر ایمانکامطلبہے اسباتکیبختہتصدیقکہاللہنے ہر امتکے اندر ایکرسولبھیجاہے، تا کہہولوگونکو صرفاللہکیعبادتکرنے کطرفیلانیناور اللہکے علاوہجنباطلمعبودونکیپوجاکیجائے انکے انکارکرنے کیدعوتدیں۔

یہسارے نبی، انسان، مرداور اللہکے بندے تھے، سچبولتے تھے، لوگانہیںسچامانتے تھے، منقبتہے، امانتدار تھے، خوداللہکیراپرچلتے تھے اور لوگونکیاللہکیراہیکجانبیلاتے تھے، اللہنے انہیںکچھمعجزے عطاکیے تھے، جو انکیسچائیںپر دلائلکرتے تھے، انہونے اللہکے پیغامکے وہوبہوپہنچادیا، یہسارے انبیاءواضحقاور روشہدایتپرگامزنپرتھے۔



شر و عسے آخر تک تکرار سولو نکید عو تبنیاد بطور پر ایک تھی، انکی اصلد عو تھیصر فایکالہک  
یعبادتکر نا اور کسیکو اسکا شر یکنہ بنانا۔

پانچواں رکن : یوم آخر تیر ایمان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

{اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا}

“ اللہو ہے جسکے سو اکو ٹیمعبو دبر حقہیں، و ہتمسبو یقیناً قیامتکے دجمعکرے گا، جسکے  
(آنے) مینکو ٹیشکنہیں، اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچیا تو الا اور کو نہوگا۔ [سورہ النساء 87]

یوم آخر تیر ایمانکا مطلبہ آخر تکے دنسے تعلق رکھنے والیاں تمام باتوںکی پختہ تصدیق کرنے  
بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں معلومات فرما کر ہمیں بتایا ہے۔ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا  
ہے جیسے انسان کی موت، قیامت کے دن دوبار ہاتھایا جانا، میدان حشر میں جمع کیا جانا، شفاعت، میزا  
ن، حساب و کتاب اور جنت و جہنم، نیز ہر وہ چیز جسکا تعلق یوم آخر سے ہو۔

چھٹا رکن : بھلیبیریت تقدیر پر ایمان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

{إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ}

" بے شک ہمنے ہر چیز کو ایک) مقررہ (اندازے پر پیدا کیا ہے۔ [سورہ بقرہ 49]

بھلیبیریت تقدیر پر ایمان سے مراد اسبات کا پختہ عقیدہ رکھنا ہے :

کہ مخلوقات کو اس دنیا میں جتنے حواڈ کا سامنا ہوتا ہے، اللہ وحد بلا شریک لہ کے علم، اسکے فیصلے  
اور اسکی تدبیر سے ہوتا ہے نیز یہ سارے فیصلے انسان کی تخلیق سے پہلے بیلکھلیے گئے تھے، اور اسبات کا پختہ عقیدہ رکھنا کہ انسان کے پاس بھلا اور ہوشیاری اور وہ اپنے افعال کو حقیقی طور پر انجام دیتا ہے، البتہ اسکا ارادہ، اسکی مشیت نیز اسکے افعال اللہ کے علم، ارادے اور مشیت کے باہر نہیں ہوتے۔

اسطرحت تقدیر پر ایمان کے چار مراتب ہیں :

پہلا مرتبہ : اللہ کے ہمہ گیر علم پر ایمان۔

دوسرا مرتبہ :

اسبات پر ایمان کہ اللہ نے قیامت کے دن تو کو عذیر ہونے والیاں تمام باتوں کو لکھ رکھا ہے۔



تیسرا مرتبہ :

اللہ کے نافذ ہو کر رہنے والے ارادے اور قدر تمام پھر ایمان کہو بھو چاہے گا ہو گا اور جو نہین چاہے گا  
انہین ہو گا۔

چوتھا مرتبہ : اس بات پر ایمان کہالہہر چیز کا خالق ہے اور اس کا مینا سکا کو ٹیشر یکنہین ہے۔

## ایمینو وضو سیکھتا ہوں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

{اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْتَوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۚ۲۲}

" بے شک اللہ بہت زیادہ توبہ بھرنے والوں اور بہت زیادہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ "

[سورہ البقرہ 22] نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے : " میرے اس وضو کی طہر اور اس کے وضو کو۔ "

نماز کیا ہمیت کا ایک پہلو ہے کہ اللہ نے اس سے پہلے طہار حاصل کرنے کا حکم دیا ہے اور اسے صحت نماز کیش طہر اور دیا ہے، طہار نماز کی کنجی ہے اور اس کی فضیلت کا احساس دل کے اندر نماز ادا کرنے کا شو ق پیدا کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے : " طہار تادھا ایمان ہے... اور نماز نور ہے۔ "

رسول اللہ ﷺ ایک اور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں :

" جو شخص چھ طہر سے وضو کرے، اس کے جسم سے سارے گناہ نکل جاتے ہیں۔ "

بندہ اپنے رب کے سامنے طہار تکیحالت میں، حسیطہ طہر تو وضو کے ذریعہ اور معنوی طہار تاسعبا دتکو اخلاص کے ساتھ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ادا کرے، حاضر ہوتا ہے۔

وہ کام جن کے لیے وضو ضروری ہے :

1- ہر طہر حکینماز کے لیے، فرض ہو کہ نفل۔

2- کعبے کے طواف کے لیے۔

3- مصحف کو چھونے کے لیے۔

مینو وضو اور غسل پاک پانی سے کرونگا :

پاک پانی سے مراد ہر وہ پانی ہے جو آسمان سے برسے یا زمین سے نکلے، پھر اپنی اصل حالت میں موج و در ہے، اور پانی کی پاکیزگی کو سلب کرنے والی کسی چیز کی وجہ سے اس کے تینا و صافی عنیر ننگ، مز باور ہومین سے کوئی صفت بدیل نہ ہو۔





ابمیں وضو سیکھتا ہوں

پہلا مرحلہ :

نیت کرنا، اس کا محد لہے نیت کے معنی میں اللہ تعالیٰ کا تکرر بحاصل کرنے کے لیے عبادت کو انجام دینے کا دلمینار ادب کرنا۔

دوسرا مرحلہ : دونوں ہتھیلیوں کو دھونا۔

تیسرا مرحلہ : کلی کرنا۔

کلی کرنے کا مطلب ہے منہ میں پانی ڈال کر اسے گھمانا اور پھر باہر نکال دینا۔

چوتھا مرحلہ : ناک میں پانی چڑھانا۔

یعنی سانس کے ذریعہ پانی کی ہینچ کر ناک کے آخری حصے تک لے جانا۔

پھر ناک جھاڑنا : یعنی ناک کے اندر موجود گندگیوں کو سانس کے ذریعے باہر نکال دینا۔

پانچواں مرحلہ : چہرے کو دھونا۔

چہرے کی حد :

چہرے کے لیے عربی میں مستعمل لفظ 'الوجه'

کے معنی جسم انسان کے اس حصے کے ہیں جو کسی سے ملتے وقت سامنے ہوتا ہے۔

چوڑائی میں اس کی حد ایک کان سے دوسرے کان تک ہے۔

جبکہ بلندی میں اس کی حد چہرے کے بالا گنے کی جگہ سے ٹھڈی کے آخری حصے تک ہے۔

چہرے کے دھونے کے اندر اس میں آگے ہوئے ہلکے بالوں اور کنپٹیوں اور کنپٹیوں نوکانوں کے بی

چکے حصوں کا دھونا بھی شامل ہے۔

یہاں اصل کتاب میں آئے ہوئے لفظ 'البياض' کے معنی ہینک کنپٹیوں اور کان کی لو کے بیچ کا حصہ۔

جبکہ ہاس میں آئے ہوئے 'العدار' لفظ کے معنی ہیں :

کانکے سوراخ کے سامنے واقع باہر بیٹھتی، جو سر سے کانکے نچلے حصے تک پہلی ہوتی ہے

، پر آگے ہوئے بال۔

اسی طرح چہرے کو دھونے کے اندر داڑھی کے گھنے بالوں کے ظاہر حصے اور لٹکے ہوئے

بالوں کو دھونا بھی شامل ہے۔



چھٹا مرحلہ : دونوں نہاتھو نکو انگلیوں کے کناروں سے دونوں نکتوں کو نکتہ ہونا۔

دونوں نکتوں کو دھونا بھیفر ضہے۔

ساتواں مرحلہ : دونوں نہاتھو سے سر کا دونوں نکتوں کے ساتھ ایک بار مسح کرنا۔

آغاز سر کے اگلے حصے سے ہوگا، اسکے بعد دونوں نہاتھو کو گدی تک لے جایا جائے گا اور پھر انہیں سر کے اگلے حصے تک لایا جائے گا۔

شہادت کی دونوں انگلیوں کو دونوں نکتوں میں ڈالا جائے گا

اور دونوں نکتوں کو دونوں نکتوں کے باہر یحصون پر پھیرا جائے گا، اسطر حکان کے ظاہر یا وریا باطنی دونوں حصوں کا مسح کیا جائے گا۔

آٹھواں مرحلہ :

دونوں پیروں کو پیروں کی انگلیوں سے لے کر ٹخنوں تک دھونا، دونوں ٹخنوں کو دھونا بھیفر ضہے۔

ٹخنوں سے مراد وہ ہڈیاں ہیں جو پنڈلی کے نیچے ابھر رہی ہیں وہ ہیں۔

ان امور سے وضو باطل ہو جاتا ہے :

1- پیشاب اور پاخانے کے راستے سے پیشاب، پاخانہ، ہوا، مڈیا اور منی وغیرہ کی چیزیں کانکنا۔

2- گہرے نیند، بے ہوشی، نشہ اور اشیاء کے استعمال یا گلپن کی وجہ سے عقل کا اٹلہو جانا۔

3- غسل واجب کرنے والی چیزیں جیسے جنابت، حیض اور نفاس وغیرہ۔

جب انسان قضاء حاجت سے فارغ ہو تو لازمی طور پر نجاست کو یا تو پاکپانی سے دور کرے، جو کہ

افضل ہے یا پھر پانی کے علاوہ پتھر، کاغذ اور کپڑے وغیرہ نجاست کو اٹل کر دینے والی چیزوں سے نجاست دور کرے، ان چیزوں سے بشرطیکہ وہ باہر ہوں تو نینیا اس سے زیادہ بار اسطر حصے صاف کرے کہ نہ جاست دور ہو جائے۔

## خفاور جو رب

### (چمڑے اور کپڑے وغیرہ سے بنے موزوں پر مسح)

چمڑے یا کپڑے کے موزے پہنے ہوئے کی صورت میں انہیں کھول کر دھونے کی بجائے ان پر مسح

کیا جاسکتا ہے، لیکن اسکے لیے درج ذیل شرطیں ہیں:



1-

انہیں حد تا صغر اور حد تا کبر سے ایسی مکمل طہار حاصل کرنے کے بعد پہنا گیا ہو جس میں پیر و نکود ہو یا گیا ہو۔

2- دو نو نیاؤ نیا کہوں، گندے نہ ہوں۔

3- مسح اسکے لیے مقرر ہو وقت کے اندر کیا گیا ہو۔

4- دو نو نموزے حلال ہوں، چرائے ہوئے یا غصب کیے ہوئے نہ ہوں۔

خف

سے مراد پیر و نمین پہنے جانے والے پتلے چمڑے وغیرہ کے موزے ہیں، اس کے حکم میں بوجوہ سے بھیا جاتے ہیں، جو دو نو نقد مونکو ڈھانک کر رکھتے ہیں۔

جبکہ لفظ 'جورب' سے مراد کپڑے وغیرہ کے موزے ہیں، جو پیر و نمین پہنے جاتے ہیں۔

موز و نیر مسح کرنے کی اجازت دینے کی حکمت:

موز و نیر مسح کی حکمت ہے مسلمانوں کے لیے آسانی فرما کر، انہیں موزے اتار کر پیر و نکو دھونے میں پیر و نمین پہنے یا خاص طور سے جاڑے اور سخت ہڈی کے وقت اور سفر کی حالت میں۔

مسح کی مدت:

مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات (چوبیس گھنٹے)۔

مسافر کے لیے تین دن اور تین رات (72 گھنٹے)۔

مسح کی مدت تکبیر و عاتقہ کے بعد موز و نیر کیے جانے والے پہلے مسح سے ہوتی ہے۔

چمڑے یا کپڑے وغیرہ سے بنے موز و نیر مسح کرنے کا طریقہ:

1- دو نو نہاتھو نکو بھگو یا جائے گا۔

2- ہاتھ کو قدم کے ظاہر حصے پر پھیرا جائے گا۔

(انگلیوں کے کناروں سے پنڈلی کے آغاز تک)۔

3- دائیں قدم کا دائیں ہاتھ سے اور بائیں قدم کا بائیں ہاتھ سے مسح کیا جائے گا۔

مسح کو باطل کرنے والی چیزیں:

1- غسل کو واجب کرنے والی ساری چیزیں۔

2- مسح کی مدت کا ختم ہو جانا۔

## غسل

جہم دیا عور تہم بستر یکر ے یادو نو نمین سے کسی سے بیدار بیانیندکیحالت میں شہو تکے ساتھ منی نکل جائے، تو انپر نماز ادا کر نے یادو سرے کسی ایسے کام سے پہلے جسکے لیے طہار تضرور یہ ے غسل کر نا واجب ہے۔ اسپطر جبکو نی عور تحیض اور نفاس سے پاک ہو تو نماز پڑھنے یا کوئی اور کام کرنے سے پہلے جسکے لیے طہار تضرور یہ ے غسل کر نا واجب ہے۔

غسل کا طر یقہ کچھ اسطر ہے:

پور ے بدن کو چاہے جیسے بھی ہو پانی سے دھو یا جائے، اس میں کلیا اور ناک میں پانی ڈال کر جھاڑ نا بھی یشا مل ہے، جہاں سانا پنے پور ے بدن کو پانی سے دھولے تو اسکا حدث اکبر دور ہو جاتا ہے اور اسکی طہا ر تمکمل ہو جاتی ہے۔

جنبیشخصکے لیے غسل سے پہلے در جذیل کاممنو عہیں:

1- نماز۔

2- کعبے کا طواف۔

3- مسجد میں رکنا، بغیر رکے صر فگزر جانا جائز ہے۔

4- مصحف کو چھونا۔

5- قرآن پڑھنا۔

## تیمم

جب کسی کو طہار ت حاصل کرنے کے لیے پانی نہ مل سکے یا بیمار یو غیر ہکیو جہ سے پانی استعمال نہ ہو سکے اور نماز کا وقت نکل جانے کا خوف ہو تو مٹی سے تیمم کرے گا۔

تیمم کا طر یقہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کو ایک بار مٹی پر مارے اور ان سے اپنے چہرے اور دونوں ہتھ یلیو نکا مسح کرے، اسکے لیے مٹی کا پاکیو ناشر طہ ہے۔

ان باتوں سے تیمم باطل ہو جاتا ہے:



1- تیمماتمامچیز ونسے باطلہوجاتا ہے جنسے وضو باطلہوتا ہے۔

2-

جسعبادتکے لیے تیممکیا گیا ہے اسے شر و عکرنے سے پہلے پانیملجانے سے بہیتیممباطلہوجاتا ہے۔

## ایمینماز سیکھونگا

اللہنے ایکمسلمانپر دنور اتمینپانچوقتکینماز یفرضکیہیں۔ پینانچاوقاتاسطرہیں :  
فجر، ظہر، عصر، مغر باور عشا۔

ایمینماز کیتیار یکر ونگا

جینماز کاوقتآئے تو مسلمانحدثاصغر سے پاکیحاصلکرے اور اگر حدثاکبر مینہوتو اسسے بہ  
پیاکیحاصلکر لے۔

یاد رہے کہحدثاکبر و بناپاکیہے، جسسے ایکمسلمانپر غسلواجبہوتا ہے۔

جبکہحدثاصغر و بناپاکیہے جسسے وضو واجبہوتا ہے۔

مسلمانپاکلباسپنکر نجاستونسے پاکجگہمینستر عورہکے ساتھماز پڑھے گا۔

نماز کے وقتمناسلبباسسے زیوزینتا اختیار کرے گا اور اسسے اپنے جسمکو ڈھانپکر رکھے  
گا۔ مردکے لیے نماز کیحالتمینافسے گھٹنے کے بیچکا کوئیبھیحصہکھولنا جائز نہینہے۔

جبکہعورتپر نماز کیحالتمینچہرے اور ہتھیلیونکو چھوڑکر پورے جسمکو ڈھانپنا واجبہے۔

مسلماننماز کیحالتمینانباتونکے علاوہکونییاتنہینبولے گا جو نماز کے ساتھخاصہیں۔ امامکی  
قراءتدھیانسنے گا اور ادھر ادھر منہنہینہیرے گا، اگر نماز مینکہہجانے والیباتونکو یاد نہہک  
رنے سے عاجز ہوتونماز کے آخر تکاللہکے ذکر اور اسکیتسبیحیمینمشغول رہے گا، لیکناسپر لاز  
مہے کہجلدسے جلدنماز اور اسمینکہہجانے والیباتونکو سیکھلے۔

ایمینماز سیکھونگا

پہلامرحلہ : جسفریضے کیادانیکگیکار ادبہواسکے لیے نیتکرنا، نیتکاملحدلہے۔

وضو کرنے کے بعدمینقبلے کیجانبنہکر لونگا اور طاقہونے پر کھڑے ہوکر نماز پڑھونگا۔



دوسرا مرحلہ : دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاؤ ننگا اور نماز میں داخل ہونے کی نیت سے  
'اللہ اکبر' کہو نگا۔

تیسرا مرحلہ :

میں نماز کے آغاز کی انمیں سے کوئی ایک دعا پڑھو ننگا جو حدیث میں آئی ہو ٹیپیں، انمیں سے ایک دعا ہے :  
"اے اللہ !

تو پاک ہے، تیرا بیعتہ ری ہے، تیرا نام ابرکت ہے، تیرا نشان سب سے اونچے اور تیرے سو کو ٹیمعبود ب  
رحقہ ہے۔" چوتھا مرحلہ : میندھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو ننگا، کہو نگا :

"میں شیطانمرد کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں" پانچواں مرحلہ :

میں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھو ننگا، سورہ فاتحہ اسطر ہے :

اللہ کے نام سے شروع کرو اور نگو بڑا مہربان، نہایت رحیم کرنے والا ہے۔"

"سارے بیعتہ ری اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے بڑا مہربان اور نہایت رحیم کرنے والا ہے  
بے بدلے کے دنیا مال کے ہمبستہ ری ہے عبادت کرتے ہیں اور بستجہ بیسے مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھا  
راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے انعام کیا ہے، نہ کہ ان لوگوں کا (راستہ)  
جن پر تیرا غضب نازل ہو اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے۔"

ہر نماز کی صر فیہ لیا اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قرآن کا کچھ حصہ جو پڑھا جا سکے  
پڑھو نگا، یہ گرجہو اجنبی ہے لیکن بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

چھٹا مرحلہ : میں 'اللہ اکبر'

کہو نگا، پھر رکوع کرو نگا، رکوع کی حالت میں میری بیٹھ سیدھی ہوگی، دونوں ہاتھوں کو ننگھٹو نپر ہون  
گے اور ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے سے الگ رہیں گی، پھر مینز کو عین کہو نگا :  
"سبحان ربی العظیم۔"

ساتواں مرحلہ : میں "سمع اللہ لمن حمدہ"

کہتے ہوئے اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے ہوئے رکوع سے اٹھو نگا جب میرا جسم  
ہیکسے کھڑا ہو جائے تو کہو نگا : "ربنا ولک الحمد۔"

اٹھواں مرحلہ : میں 'اللہ اکبر'

کہو نگا اور دونوں ہاتھوں، دونوں ننگھٹوں، دونوں قدموں، پیشانی اور ناک پر سجدہ کرو نگا، سجدے میں  
کہو نگا : "سبحان ربی الاعلیٰ۔"

نواں مرحلہ : میں 'اللہ اکبر'

کہو نگا اور سجدے سے سر اٹھاؤ نگا یہاں تک کہ بیٹھ سیدھی ہو کر کے بائیں قدم پر بیٹھ جاؤ نگا اور دائیں قدم  
کو کھڑا رکھو نگا، اس حالت میں یہ دعا پڑھو نگا : "ربنا غفر لی۔"



دسواں مرحلہ : میں ' اللہ اکبر ' کہوں گا اور پہلے سجدے کی طرہ پر سجدے کو سجدہ کہوں گا۔

گیارہواں مرحلہ : سجدے سے " اللہ اکبر "

کہتے ہوئے اٹھوں گا اور بالکل سیدھا کھڑے ہو جاؤں گا اسکے بعد نماز کی باقیہر کے عتوں میں نو ہزار کے کامے روں گا جو پہلی رکعت میں کیے تھے۔

ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی دوسری رکعت کے بعد پہلا تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھ جاؤں گا، پہلا

تشہد کچھ اسطر ہے :

"سار یحمدو ثنا، تمامد عائن اور ہر طرہ کے اچھے اعمال اور اقوال اللہ کے لئے ہیں، اے نبی ! آپیر سلامہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتناز لہو، سلامہو ہمپر اور اللہ کے نیک بندوں پر، مینگو ابید یتاہو نکہا اللہ کے سوا کوئی معبود دہر حقہینا اور گو ابید یتاہو نکہے شک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں " پھر اسکے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جاؤں گا ہر نماز کی آخری رکعت کے بعد آخری تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھ جاؤں گا، جو کچھ اسطر ہے :

"سار یحمدو ثنا، تمامد عائن اور ہر طرہ کے اچھے اعمال اور اقوال اللہ کے لئے ہیں، اے نبی ! آپیر سلامہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتناز لہو، سلامہو ہمپر اور اللہ کے نیک بندوں پر، مینگو ابید یتاہو نکہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہینا اور گو ابید یتاہو نکہے شک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، اے اللہ !

تو محمد اور محمد پر درود بھیج، جس طرہ تو نے ابراہیم اور انکی آل پر بھیجا ہے، تو حمدو ستائشکے لئے لائق ہے اور بزرگیو لایہے۔ اے اللہ ! تو محمد اور محمد پر برکتناز لفر ما، جس طرہ تو نے ابراہیم اور انکی آل پر برکتناز لفر مائیہے، تو حمدو ستائشکے لئے لائق ہے اور بزرگیو لایہے۔"

بارہواں مرحلہ :

اسکے بعد میں نماز سے نکلنے کی نیت سے دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے کہوں گا :

"السلام علیکمور حمۃ اللہ " اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے کہوں گا :

"السلام علیکمور حمۃ اللہ "۔ اس طرہ میں نماز ادا ہو جائے گی۔

## مسلمان عورت کا حجاب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأُزْجِيَكُمْ وِبَاتِكُمْ وَنِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلْبَابِهِنَّ ذَلِكَ آدَاتِي أَنْ يَعْرِفْنَ فَلَا يُؤْذِينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝۵۹}



" اے نبی !

اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادرینٹنگ کالی یا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جائیگی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ] . سورہ الاحزاب 59 [

اللہ نے مسلمان عورت پر دیکر نے، جسم کے چھپانے لائق خصوصاً ناور پورے بدن کو اپنے علاقے میں رانجلباس کے ذریعے اجنبیوں سے چھپانے کو واجب کیا ہے، اس کے لیے شوہر اور مہر کے علاوہ کسی اور کے سامنے حجاب اتارنا جائز نہیں ہے، یاد رہے کہ محارم سے مراد وہ لوگ ہیں جن سے کسی عورت کا ابدی طور پر شادی کرنا حرام ہے، محارم جنڈیلو گ ہیں :  
 باپ جو بہن یا پکے حکم میں ہو جیسے دادا پر دادا وغیرہ، بیٹا اور جو بیٹے کے حکم میں ہو جیسے پوتا پر پوتا وغیرہ، چچے، ماموں، بھائی، بھتیجا، بھانجا، مانکاشوہر، شوہر کا باپ اور جو بہن شوہر کے باپ کے حکم میں ہو جیسے شوہر کے دادا پر دادا وغیرہ، شوہر کا بیٹا اور جو بہن شوہر کے بیٹے کے حکم میں ہو جیسے شوہر کا پوتا اور پوتا، رضاعی بھائی اور دو دھیلائے والی عورت کا شوہر، یاد رہے کہ ہر ضاعت سے بھینچنے والے ہر شے حرام ہے جو جاتے ہیں جو نسبت سے ہوتے ہیں۔

ایک مسلمان عورت اپنے لباس کے سلسلے میں درج ذیل اصولوں کو ملحوظ رکھنے چاہئے:

1- اس کا پورا بدن ڈھکا ہوا ہو۔

2- لباس ایسا نہ ہو کہ اسے عورت زینت کے لیے پہنتی ہو۔

3- وہ باتناشفاف نہ ہو کہ بدن جھلکے۔

4- لباس ڈھیلا ڈھالا ہو، اتنا تنگ نہ ہو کہ بدن کے نشیب و فراز ظاہر ہوں۔

5- لباس معطر نہ ہو۔

6- مرد کے لباس کے جیسا نہ ہو۔

7-

لباس اسطر حکات نہ ہو جس طرح کا لباس غیر مسلم عورتیں اپنی عبادتوں کے وقت اور تہواروں میں پہنتی ہیں۔

مومن کے کچھ اوصاف

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَيْبِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ }





"بسایمانوالے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے، تو ان کے قلوب بڑھ جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ ہر دیتے ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔" [سورہ انفال 2]

- وہ سچ بولتا ہے، جھوٹ نہیں بولتا۔

- وہ بعد اور وعدے کا پابند ہوتا ہے۔

- کسی سے جھگڑتے وقت بدزبان نہیں کرتا۔

- امانت ادا کرتا ہے۔

- اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہ بیسند کرتا ہے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

- وہ سخی ہوتا ہے۔

- لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔

- صلہ رحمی کرتا ہے۔

-

اللہ کے ہر فیصلے سے مطمئن ہوتا ہے، خوشحالی کے وقت اس کا شکر ادا کرتا ہے اور پریشانی کے وقت  
تصبر سے کام لیتا ہے۔

- حیا کے وصف سے متصف ہوتا ہے۔

- اللہ کی مخلوق پر رحم کرتا ہے۔

- اس کا دل کینہ کپٹ سے پاک اور اس کے اعضا کسبیر زیادتی کرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔

- درگزر سے کام لیتا ہے۔

- سو دنہین کھاتا اور سو دینہینہین کرتا۔

- زنا نہیں کرتا۔

- شراب نہیں پیتا۔

- پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے۔

- ظلم نہیں کرتا اور دھوکہ نہیں دیتا۔

- چور پنہین کرنا اور مکار پنہین کرنا۔

- والدین کی طرف سے مابین داری کرنا ہے، چاہے وہ بغیر مسلم ہو کیونکہ وہ نہ ہو نا اور بھلے کاموں میں نہ کیا تمنا ہے۔

- وہاں دنیا اور لادکیتز بیت عمد بطریقے سے کرنا ہے، انہیں نشر عیو اجبات کی یاد ائیگی کاحکم دیتا ہے اور گندی اتوں اور حرام چیزوں سے روکتا ہے۔

- وہ بغیر مسلموں کے دینی خصائص اور ایسی عبادت میں جو ان کے شعار اور خصوصیت چنانچہ حیثیت رکھتے ہوں ان کی مشابہت اختیار نہیں کرنا۔

## میرے مسلمانوں کے لیے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ }

"جو شخص نیک عمل کرے مرد یا عورت، لیکن ایمان نہ ہو تو ہم اسے یقیناً بہتر زندگی عطا فرمائیں گے، اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی دینے اور ضرور دیں گے۔" [سورہ نحل 97]

ایک مسلمان کے دل میں خوشی، مسرت اور سعادت کے جو تگ گانے کا ایک بہتر اسباب اس کا اپنے رب سے ایسا رہا اور استتعلق ہے، جسمیں ندوں، مردوں اور بتوں کا واسطہ نہ ہو، چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ وہ اپنے بندوں سے ہمیشہ بفریب رہتا ہے، ان کی فریاد سنتا ہے اور ان کی دعا قبول کرنا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ }

"جب میرے بند میرے بارے میں آپسے سوال کریں تو آپ کو کہہ دینے میں بہت بفریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کہہ دوں گا، اس لیے لوگوں کو بھولنا چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہ ان کی بھلائی کا باعث ہے۔" [البقرہ 186]

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس سے دعا کریں اور دعا کو انہیں عبادت میں سے قرار دیا ہے جس کو اختیار کر کے بندہ اللہ کی طرف سے حاصل کرنا ہے، اس کا فرما ہے:



{ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ }

" تمہارے رب نے کہا ہے کہ مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کر دوں گا۔ [ " غافر 60 ]

ایک نیکو کار مسلمان ہمیشہ اپنے رب سے لو لگاتا ہے، اس کے سامنے دست بند عاہو تا ہے اور صالحا عمال کے ذریعے اس کا تقرر بحاصل کرتا ہے۔

اس کا نانا تمنا اللہ تعالیٰ نے ہمارے بتخلیق ایک عظیم حکمت کے تحت کی ہے، ہمیں بے کار پیدا نہیں کیا ہے، وہ حکمت ہے صر فاسی کی عبادت کرنا اور کسی کو اس کا شریک نہ بنانا، اس نے ہمیں ایک ایسا را بنیا اور ہمہ گی ر دین دیا ہے جو ہمارے خاص اور عام زندگی کے معاملات کو منظم کر دیتا ہے، اس نے اس انصاف پر مبنی ش ریع کے ذریعے زندگی صر ور تونین عیہمارے دین، ہمارے جان، ہمارے عز و آبرو، ہمارے عقلا اور ہ مارے اموال کو تحفظ پر اہم کیا ہے، جس نے شریعت کے احکام کی پابندی کرتے ہوئے اور حر ام چیز و نسے بچتے ہوئے زندگی گزارا ہے ان صر وریا شیا کی حفاظت کی اور سعادت بخشا اور اطمینان کی زندگی گزارا ہے۔

مسلمان کا اپنے رب سے مضبوط تعلق اسے راحت و سکون، خوشی و مسرت، اپنے رب کی معیت، اس کی توجہ اور نظر کر کا احساس دلاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ }

" ایمان لانے والوں کا کار ساز اللہ تعالیٰ خود ہے، وہ انہیں اندھیر و نسے روشنی کی طرف نکالے جاتا ہے۔ [ " سورہ البقرہ 257 ]

یہ عظیم تعلق جو جانچا لیتا ہے، جو اللہ کی عبادت کو نعمت سمجھنے اور اس سے ملنے کا شوق عطا کرتی ہے اور بندے کے دل کو سعادت کی دنیا کی سیر کر اتی ہے اور اسے ایمان کی چاشنی کا احساس کرتی ہے۔

وہ چاشنی جسے وہ بیباں کر سکتا ہے جو اس سے اطاعت گزار میں منہمک ہو کر اور برائیوں سے بچ کر شاد کام ہو، یہی وہ ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" جس نے اللہ کو رب، اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو اپنا رسول تسلیم کر لیا اس نے ایمان کی چاشنی پالی۔ "

سچ مچ جاننا اپنے خالق کے سامنے ہمیشہ رہنے کا احساس اپنے دل میں رکھتا ہے، اسے اس کے اسما و صفات کے ذریعے پہچانتا ہے، اس کی عبادت ایسے کرتا ہے جیسے اسے دیکھ رہا ہو، عبادت خال صالحہ کے لئے انجام دیتا ہے اور عبادت کے ذریعے غیر اللہ کے کو ٹبھنا زو اور امید نہیں رکھتا ہے نہ و دنیا میں سعادت سے بھر پور زندگی گزارتا ہے اور آخر میں بہتر انجام کا حقدار بنتا ہے۔



یہاں تک کہ وہ بمصائب بھی جو مومن کو دنیا میں لاقہوتے ہیں، ان کی گری می، یقیناً کیٹھنڈک، اللہ کے فیصلے پر رضامند یا اور ہر حال میں اس کی حمد و ثنا کی بنا پر زائل ہو جاتی ہے۔

خوشیا اور اطمینان کے حصول کے لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ اللہ کے ذکر اور قرآن کی تلاوت میں زیادہ سے زیادہ مشغول رہے، اللہ تعالیٰ کا فر مان ہے:

{الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ}

"جو لوگ ایمان لائے، ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں، یاد رکھو اللہ کے ذکر سے بیدلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔" [الرعد 28]

مسلمان جتنا زیادہ اللہ کے ذکر اور قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو جائے گا اللہ سے اس کے ربط اور اس کے نفس کی پاکیزگی میں اتنا زیادہ اضافہ ہو جائے گا اور اس کا ایمان اتنا ہی مضبوط ہو جائے گا۔ اس پر حاکم سے لے کر ان کی کوششیں ہونی چاہیے کہ وہ اپنے دین کو اس کے صحیح مصادر سے سیکھنے کی کوشش کرے تاکہ اللہ کی عبادت میں تبصیر کے ساتھ کر سکے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

اسے چاہیے کہ اللہ کے اوامر کو جس نے اسے پیدا کیا ہے، بجالائے، چاہے ان کی حکمت سے واقف ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کہا ہے:

{ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا }

"اور) دیکھو )

کسی مومن مرد و عورت کو اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، یاد رکھو (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔ [سورہ الحجرات 36]

وَصَلَّى اللَّهُ سَلْمًا عَلَيْنَا مَحْمُودًا وَعَلَىٰ هَؤُلَاءِ أَهْلِ بَيْتِهِمْ



## فہرستِ عناوین

- 2..... نو مسلموں کے لیے مختصر اور مفید معلومات
- 4..... مقدمہ
- 5..... میرا رب اللہ ہے
- 7..... میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
- 8..... قرآن کریم میرے رب کا کلام ہے۔
- 8..... اہمیناسلام کے ارکان سیکھتا ہوں
- 11..... اہمینایمان کے ارکان سیکھتا ہوں
- 16..... اہمینو وضو سیکھتا ہوں
- 18..... خفاورجورب) چمڑے اور کپڑے وغیرہ سے بنے موزوں (پر مسح
- 20..... غسل
- 20..... تیمم
- 21..... اہمینماز سیکھوں گا
- 23..... مسلمان عورت کا حجاب
- 26..... میری سعادت میرے دیناسلام میں پناہ ہے



موسوعة الترميز الإسلامية  
TerminologyEnc.com



موسوعة تضم ترجمات المصطلحات  
الإسلامية وشروحها بعدة لغات



موسوعة الأحاديث النبوية  
HadeethEnc.com



موسوعة تضم ترجمات الأحاديث  
النبوية وشروحها بعدة لغات



موسوعة القرآن الكريم  
QuranEnc.com



موسوعة تضم تاسير وتراجم  
موتولة لمعاني القرآن الكريم

IslamHouse.com



مراجعة مجانية إلكترونية  
موتولة للتعريف بالإسلام



منتقى  
muhtasab.com



موسوعة تضم المنتقى من  
المحتوى الإسلامي باللغات

# نشر 100 الإسلام بأكثر من لغة

جمعية خدمة المحتوى  
الإسلامي باللغات



جمعية الدعوة  
وتوعية الجاليات بالربوة

